سید کاشف گیلانی

نعت

رحمتِ دو عالم کا جب سے دل میں ڈیرا ہے
روشنی کی لہروں نے میرے دل کو گھیرا ہے

وہ نظر جھکالیں تو رات ہو زمانے میں
وہ نظر اُٹھالیں تو ہر طرف سویرا ہے

ہر جہان اُن کا ہے جب خدا ہوا اُن کا
میں جو اُن کا ہو جاؤں ہر جہان میرا ہے

اپنے بخت پر نازاں جس قدر بھی ہو کم ہے
جس کا بھی مدینے میں رات دن بسیرا ہے

اُن کی اک توجہ سے دھاک زمانے پر
ورنہ یہ زمانہ تو میرا ہے نہ تیرا ہے

میں نے اُس مصلے پر شکر کا کیا سجدہ
جس جگہ فرشتوں کا صبح و شام پھیرا ہے

اُن کے نور سے روشن زندگی کی راہیں ہیں
ورنہ زندگی کاشف قبر کا اندھیرا ہے

رہنے دو کھلا روزنِ دیوار ذرا سا

ہو گا جو کوئی شخص بھی خود دار ذرا سا
دنیا کا نہ ہو گا وہ طلب گار ذرا سا

شاید کوئی جھونکا ہی گزر جائے ہوا کا
رہنے دو کھلا روزن دیوار ذرا سا

ہوتی مری دنیا سے ہے تکرار مسلسل
رہتا ہوں زمانے سے میں ہشیار ذرا سا

ہر راہ نما سارق ناموس وطن ہے
رہنا ہے ہر اک شخص کو بیدار ذرا سا

مرنے کا کوئی خوف نہ جینے کی ہوس ہے
کر رکھا ہے اک شوق نے سرشار ذرا سا

سچ کر کے دکھائیں گے بزرگوں کی یہ باتیں
بس اور توقف کریں احرار ذرا سا

ہنستے ہوئے دیوانے گئے ہیں سر مقتل
جاں دینے سے ان کو نہیں انکار ذرا سا

انشاء اللہ جنت ہی مسلمان کا گھر ہے
ہو کوئی بڑا یا ہو گنہگار ذرا سا

اصلاح کریں قوم کی اللہ کے بندے
کاشف کو یہ کام ہے دشوار ذرا سا